بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۸ شہادت ۱۳۴۶ھ / ۱۷ محرم ۱۳۸۷ھ / ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء	نمبر ۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے نبی شہرت پسند نہیں ہوتے وہ اپنے تئیں چھپانا چاہتے ہیں

لیکن خدا تعالیٰ انہیں باہر نکالتا ہے اور حقِ تبلیغ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے

"الہام کا معاملہ بڑا نازک ہے ایک حدیث النفس ہے۔ انسان کے جو اپنے خیالات ہوں وہی سنائی دیتے ہیں۔ دوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام کا نزول ہے جب یہ بات ہے تو پھر مابہ الامتیاز کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایک آدھ بات شاذونادر پوری ہو جاوے تو اسے نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ فاسق سے فاسق شخص کا خواب بھی بعض اوقات سچا ہو جاتا ہے۔ فاسق تو در کنار ایک کافر کا خواب بھی بعض اوقات ٹھیک نکل آتا ہے۔ یہ اصل میں اتمام حجت کے لئے ہے۔ گویا خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ یہ مادہ انسان کی فطرت میں داخل ضرور ہے کیونکہ جس کا کوئی نمونہ ہی نہ ہو اسے تو لوگ مانتے ہی نہیں۔ مگر یہ بات نہیں کہ جسے کوئی خواب آئے وہی ولی بن جاوے بلکہ جب پوری شوکت کے ساتھ کلام الٰہی نازل ہو اور ساتھ بارش کی طرح نشانوں کا نزول ہو تو پھر یقین کرنا چاہیئے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے ..... خدا تعالیٰ کے نبی شہرت پسند نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے تئیں چھپانا چاہتے ہیں مگر الٰہی حکم انہیں باہر نکالتا ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ کو جب مامور کیا جانے لگا تو انہوں نے پہلے عرض کی کہ ہارون مجھ سے زیادہ افصح ہے۔ پھر کہا ولھم علیّ ذنب۔ مگر الٰہی منشاء یہی تھا کہ وہی نبی بنیں اور وہی اس لائق تھے اس لئے حکم ہوا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تم جاؤ اور تبلیغ کرو۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۲۷۱)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال اوّل ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ختم ہو گا

دوستوں کو جلد سے جلد اس عرصہ میں اپنے وعدوں کا ⅓ ضرور ادا کر دینا چاہیئے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے سال اول کے اختتام کی تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء مقرر تھی۔ شوریٰ کے موقعہ پر بعض دوستوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال کے اختتام کی تاریخ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک بڑھا دی ہے۔ اس سے دوستوں کو ایک تو یہ فائدہ ہو گا کہ جو دوست اپنے وعدوں کا تیسرا حصہ باوجود کوشش کے ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تک ادا نہیں کر سکے انہیں مزید دو ماہ کی مہلت مل جائے گی۔ دوسرے جو دوست انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں وہ ۳۰ جون تک جو رقم فاؤنڈیشن کے عطیہ میں داخل کریں گے۔ وہ رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہو گی۔ اور اس طرح ٹیکس کی انہیں رعایت مل جائیگی ایسے جو دوست اپنے وعدہ کے ایک تہائی کے علاوہ زائد رقم بھی ۳۰ جون تک ادا کر سکیں۔ ان کے لئے اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھانے کا موقعہ ہو گا۔ کیونکہ ۳۰ جون کو سرکاری سال بھی ختم ہو گا۔ وعدہ جات کی مجموعی رقم ۳۴ لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے وصولی میں تین لاکھ کے قریب کمی ہے جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کا ایک تہائی ادا نہیں کیا وہ توجہ فرمائیں تا کہ مجموعی وصولی کل وعدہ کے ایک تہائی تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

- ٹیلیفون لائن خراب ہونے کے باعث محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق گزشتہ رات لاہور سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اس سے ایک روز قبل کی اطلاع یہ تھی کہ تا حال بخار ۱۰۱ درجہ تک ہے اور پیٹ میں بھی کچھ تکلیف ہے۔ گو زخم کی حالت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ششماہی ٹورنامنٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ششماہی ورزشی ٹورنامنٹ ۲۸ اپریل سے ۳ مئی تک ہوں گے۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم جناب مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۲۸ اپریل بروز جمعہ صبح ۶½ بجے صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں فرمائیں گے۔ ربوہ کی سب ٹیموں کے کھلاڑی اور دیگر اطفال ربوہ بروقت گراؤنڈ میں پہنچ جائیں۔

ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ

وقف عارضی کے دن انوکھے دن ہیں

وقف عارضی کے ایک واقف مکرم شمشیر علی صاحب عنایت پور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔

"جماعت کی تربیت کے ساتھ بندہ کی حالت میں کافی تبدیلی ہوگئی ہے۔ اور روحانی لذت حاصل ہوئی ہے دعاؤں میں وقت گزارنے سے تہجد کے پڑھنے سے غرض میری زندگی کے یہ انوکھے دن ہیں"

درحقیقت وقف عارضی کی تحریک ایک خالص روحانی تحریک ہے۔ احباب کا اصلاحِ نفس کے لیے بھی اس میں شامل ہونا ضروری ہے۔

ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ راپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

گزشتہ سے پیوستہ

جہاں تک جہاد بالسیف کا تعلق ہے اب اکثر اہل علم حضرات نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس طرح مسلمانوں پر جہاد بالسیف کا منفی پہلو واضح ہو گیا ہے۔ چنانچہ ماہنامہ "فکر و نظر" کے جولائی اگست ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں پروفیسر شیخ محمد عثمان کا ایک مضمون بعنوان "جہاد کا قرآنی تصور" شائع ہوا ہے۔ اس میں فاضل مضمون نگار نے جہاد کے متعلق جو تحقیقی تصریحات کی ہیں وہ بعینہٖ وہی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج سے پون صدی پہلے فرما چکے ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ مسلمانوں نے کس طرح حقیقت کو فراموش کر دیا اور غلط تصور قوم میں پھیل گیا۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے:۔

"ان تصریحات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خلافت راشدہ میں جس قدر جنگی کارروائی دور و نزدیک میں ہوئی وہ جہاد کی شرعی حدود کے اندر تھی۔ تو اسے کس طرح ملک گیری کی ہوس یا بزور شمشیر اسلام پھیلانے کی کوشش قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن یہ خلوص نیت اور اصول پسندی زیادہ دیر تک باقی نہ رہی۔ خلافت نے بادشاہت کا رنگ اختیار کر لیا۔ تو بادشاہت کھل کھیلنے لگی۔ جب قوت حاصل ہو اور حدود سے تجاوز کرنے میں بظاہر کوئی امر مانع نہ ہو۔ تو پھر بہت کم افراد اور قومیں ہوا و حرص کے جذبات پر قابو رکھ سکتی ہیں۔ شہنشاہیت نے جہاد کی نوعیت بھی بدل ڈالی۔ پہلے اسلام کی خاطر مملکت قائم ہوئی تھی۔ اب مملکت کی خاطر اسلام قائم کیا جانے لگا اور اس مقدس نام کے استحصال ([illegible]) کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ کسی غیر ملک پر چڑھ دوڑنے اور پُر امن بستی کو تاراج کرنے کا نام بھی جہاد قرار دیا جانے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کا یہ رکن رکین اور سیاسی عصبیت کا ایک نشان بن گیا۔

تصورِ جہاد کے بگڑ جانے کی ایک وجہ سیاسی تھی اور دوسری علمی۔ خلفائے راشدین کے سامنے فقط قرآن حکیم تھا یا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ۔ لیکن اموی اور عباسی ادوار کے عصری تقاضوں نے جو علوم ایجاد کئے ان کی بدولت علامہ اقبال مرحوم کے الفاظ میں ؎

حقیقت خرافات میں کھو گئی ⁂ یہ امت روایات میں کھو گئی

خلافت راشدہ میں مسلمانوں کے پاس سوائے قرآن کے کچھ نہ تھا لیکن عباسیوں کے عہد آخر تک یہ حالت ہو گئی کہ ان کے پاس سوائے قرآن کے اور سب کچھ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ وہ پس منظر ہی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ جس کو سامنے رکھے بغیر تصور جہاد پر سے بادشاہت اور ہوس ملک گیری کے پردے ہٹانا ممکن نہ تھا اور انجام کار اس کی وجہ سے مسلمانوں کو عظیم نقصانات اٹھانا پڑے۔"

(ماہنامہ فکر و نظر جولائی اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۴۹-۵۰)

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایسی قوم میں جس پر یہ غلط تصور فطرت ثانی بن چکا ہے۔ اس کے خلاف آواز اٹھانا کتنا جرأت مندانہ کام تھا۔ بے شک سمجھدار طبقہ تو اس وقت بھی اور اب بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہمخیال ہے مگر آج بھی ایسے اہل علم حضرات موجود ہیں جو آپ پر جہاد کی منسوخی کا الزام لگا کر عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ اور آپ کے خلاف غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔ یہی نہیں؟ بلکہ مودودی صاحب نے تو جماعت احمدیہ کی نقل اتاری ہے۔ تاہم انہوں نے جدت یہ فرمائی ہے کہ جہاد کے جبری پہلو کے لئے بھی دلائل مہیا کرنے کی کوشش کی ہے۔ گو یہ دلائل لا طائل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تاہم آپ نے اسی بناء پر ایک نیا فلسفہ کی عمارت جو اشتراکیت اور فاشزم کا چربہ ہے۔ اس لفظ جہاد پر تعمیر کر کے رکھ دی ہے۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا ہم یہاں یہ امر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متداول نظریہ جہاد کے صرف منفی پہلو پر ہی روشنی نہیں ڈالی بلکہ آپ نے اس کے مثبت پہلو یعنی جہاد اکبر اور جہاد کبیر پر بھی عملی ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ جیسا کہ ہم گزشتہ اداریہ میں واضح کر چکے ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے حوالہ سے اس کی تصریح کر چکے ہیں۔

اس ضمن میں ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ اب بعض اہل علم حضرات آپ کی خاموش تقلید میں جہاد کے مثبت پہلو کی حقانیت کو بھی تسلیم کر رہے ہیں اور قولاً اور فعلاً تسلیم کرنے لگے ہیں کہ یہ زمانہ جہاں تک تبلیغ اسلام کا تعلق ہے قلم کے جہاد کا ہے۔ چنانچہ خود ابوالحسن علی صاحب ندوی نے اسی طریق کار کو اختیار کیا ہے۔ اگرچہ آپ کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی طرح خود مودودی صاحب اور دیگر اہل علم حضرات نے بھی وہی راہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علمائے وقت کو بلایا تھا اس کے ثبوت کے لئے سینکڑوں بین حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ذیل میں ایک تازہ حوالہ جناب امین احسن اصلاحی کا بطور نمونہ نقل کیا جاتا ہے۔

"... آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالے نے ہم سے یہ مطالبہ نہیں کیا ہے کہ ہم ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی حکومت کی طرح ایک حکومت قائم کر دیں۔ نہ بندوں کو اس بات کی طاقت حاصل ہے نہ خدا نے اس کی تکلیف دی ہے۔ البتہ یہ مطالبہ ہم سے کیا گیا ہے کہ ہم اقامت دین کے لئے جدوجہد کریں۔ اور اس جدوجہد میں اپنا تمام سرمایۂ زندگی لگا دیں۔ جان بھی اور مال بھی اور اپنی تمام مرغوبات و محبوبات بھی۔ اور دین سے مراد اجزائے دین میں سے کوئی جزء مراد نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو بلکہ دین بحیثیت مجموعی مراد ہے۔ اس کے کلیات بھی اور جزئیات بھی، عقائد بھی اور اعمال بھی۔ یہ جدوجہد پورے جوش کے ساتھ مطلوب ہے۔ اور اللہ کے نزدیک یہی چیز ہمارے ایمان اور نفاق کی کسوٹی ہے..... اور یہ بھی ایک ضروری شرط ہے کہ یہ جدوجہد جماعتی شکل میں ہو۔ انفرادی شکل میں نہ ہو۔ ہر مردِ حق کا فرض ہے کہ وہ پہلے اپنے اندر اس کی گرمی پیدا کرے۔ اور پھر یہ کوشش کرے کہ اس آگ سے سارا ماحول بھڑک اٹھے۔ یہ سوال بحث سے خارج ہے کہ یہ جدوجہد کس نتیجہ پر منتہی ہو گی۔"

(امین احسن اصلاحی)

(اقتباس چراغ راہ مئی ۱۹۵۳ء مرتبہ محمد اسحاق جلال پوری)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عالم اسلام کو جہاد کا صحیح تصور دینا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ جس کو ہر منصف مزاج انسان تسلیم کرے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالے نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی خاطر ہم سے جو عہد لیا اسے ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اسے پُورا کرنے کی کوشش کرو

احمدی نوجوانوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا خطاب

(مرتبہ :- مولوی سُلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

۷ نومبر ۱۹۵۰ء بعد نماز عصر چودہ روزہ تربیتی کورس کے اختتام پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تربیتی کورس میں شامل ہونے والے خدام کو الوداعی پارٹی دی گئی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل انچارج کیمپ نے مفصّل رپورٹ پڑھ کر سنائی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے درخواست کی کہ اس دفعہ جو خامیاں رہ گئی ہیں اُن کے متعلق حضور راہنمائی فرمائیں تا آئندہ انہیں دُور کیا جاسکے۔

اس کے بعد حضورؓ کے ارشاد پر مکرم مولوی صاحب نے تمام خدام کے نام جو اس کورس میں شامل ہوئے اور اُن کے حاصل کردہ نمبر پڑھ کر سنائے۔ نام سنائے جانے کے وقت حضورؓ کے ارشاد پر ہر خادم کھڑا ہو جاتا تھا تاکہ دوسرے دوست اُسے پہچان سکیں۔ اِس موقعہ پر حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو تقریر فرمائی تھی وہ درج ذیل کی جاتی ہے :-

فرمایا :-

نام جو مَیں نے پڑھوائے تھے اس کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ دیکھوں

تربیت کا کس حد تک اثر ہوُا ہے

پچاس خدام میں سے بارہ ایسے تھے جو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے لئے تیار نہیں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر تربیتی کلاس کا کوئی اثر نہیں ہوُا لیکن اکثریت ایسی تھی جس نے اپنا مقصد سمجھا تھا۔ یعنی پچاس میں سے اڑتیس کا کھڑا ہونا ظاہر کرتا تھا کہ وہ انتظار میں تھے کہ آواز آئے اور وہ اُٹھ کھڑے ہوں لیکن بارہ ایسے تھے جو مُردوں کی طرح کھڑے ہوئے۔ ان کو دیکھ کر یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ وہ کسی تربیتی کیمپ میں رہ چکے ہیں بلکہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی مسجد کے مُلّاں کے شاگردوں میں سے ہیں۔

مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے کہ اکثر مجالس سے نمائندگان نہیں آئے۔

جہاں تک انسانی نفس کا تعلق ہے

نئی بات لوگ آہستہ آہستہ اختیار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے لوگ آجکل کے لوگوں سے تقویٰ میں بہت بڑھے ہوئے تھے لیکن جب آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ ہر احمدی ہر تین ماہ کے بعد ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ دے تو بعض دوستوں نے یہ کہا کہ اس طرح تو احمدیت میں داخل ہونے میں مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کئی لوگ ایسے بھی تھے جو ایک پائی فی روپیہ فی سہ ماہی سے کئی گنا زیادہ چندہ دیتے تھے مگر اس شرح کے مقرر ہو جانے سے بعض نے خیال کر لیا کہ اس طرح احمدیت قبول کرنے میں لوگ ہچکچاہٹ محسوس کریں گے۔ لیکن اب کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنی آمد کا تیس چالیس فیصدی چندہ دیتے ہیں حالانکہ اُن میں سے بعض ایمان میں اتنے پختہ نہیں جتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ ایمان میں پختہ تھے لیکن اُس زمانہ میں لوگ ایک پائی فی روپیہ فی سہ ماہی شرح چندہ مقرر ہونے سے گھبراتے تھے۔ پس

ابتداء میں ہمیشہ دقّتیں پیش آتی ہیں

لیکن جب کام چلے گا، خدام میں اس کی اہمیت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ بڑی بات یہ ہے کہ کورس میں شامل ہونے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر خدام کی تنظیم کریں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ابھی خدام کی دس فیصدی تنظیم ہوئی ہے۔ ۹۰ فیصدی تنظیم ابھی باقی ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہوں پر جاکر خدام کی تنظیم کریں۔ اسی طرح ادھر ادھر کے علاقہ میں پھر پھر کر مجالس میں تحریک کریں کہ اگلے سال اس کورس میں شامل ہونے کے لئے خدام زیادہ تعداد میں آئیں۔ بعض جگہوں پر مشکلات بھی ہیں مثلاً کراچی کی جماعت کے اکثر خدام ملازمت پیشہ ہیں اس لئے انہیں چھٹیاں ملنی مشکل ہوں گی ——— لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ سال میں دو تین خدام اِس کورس میں شامل ہو جائیں اور وہ وہاں جاکر باقی خدام کو ٹریننگ دیں۔ کیونکہ اس انتظام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو خدام اِس تربیتی کورس میں شامل ہوں وہ واپس جاکر دوسرے خدام کو ٹریننگ دیں۔

یاد رکھیں کہ اِس کورس سے ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم تیس چالیس خدام کو ٹرینڈ کریں یا ہمیں صرف تیس چالیس خدام کی ضرورت ہے بلکہ

ہمارا مقصد یہ تھا

کہ جس خادم کو اِس کے لئے بُلایا جائے وہ آگے دوسروں کو سکھائے۔ اور کوشش کرے کہ آئندہ سال زیادہ خدام اِس کورس میں حصّہ لیں۔ آپ میں سے ہر ایک خادم دو چار پانچ چھ اَور خدام کو ٹریننگ دے۔ اِسی طرح وہ خدام آگے اَور خدام کو ٹریننگ دیں اس طرح پچاس خدام کو تربیت دینے کی وجہ سے ہزاروں تک یہ تربیت پہنچ جائے گی۔

مَیں نے اساتذہ سے کہا تھا کہ اِس کورس میں موٹی موٹی باتیں سکھائی جائیں، پیچیدگیوں میں نہ پڑا جائے اس لئے بطور امتحان مَیں ایک دو باتیں پوچھتا ہوں۔ انڈر ٹریننگ (زیرِ تربیت) خدام سب کھڑے ہو جائیں۔ جو سوال مَیں کروں گا اس کا جواب نہیں دینا بلکہ صرف ہاتھ کھڑا کرنا ہے جس سے معلوم ہو کہ تمہیں جواب آتا ہے۔ اور مَیں جس سے چاہوں گا جواب پوچھ لوں گا۔ مثلاً مَیں ایک فقرہ بولتا ہوں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ اس کی اصلاح کرلیں گے تو ہاتھ کھڑا کریں۔ اس میں مولوی فاضل یا مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل خدام میرے مخاطب نہیں۔ مثلاً مَیں یہ فقرہ بولتا ہوں

اِنَّ اللّٰہِ اَمَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَنْ یُّصَلُّوْنَ

بولو یہ صحیح ہے یا غلط؟

(اس پر متعدد خدام نے ہاتھ کھڑے کئے اور حضور نے ایک خادم سے دریافت فرمایا کہ اس میں کیا غلطی ہے۔ انہوں نے دو غلطیوں کی تصحیح کی یعنی انہوں نے بتایا کہ "اللّٰہ" اسمِ "اِنَّ" ہے اس لئے اس پر بجائے کسرہ کے فتح آئے گی کیونکہ "اِنَّ" اپنے مابعد کو فتح دیتا ہے۔ اور "المؤمنون" مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا یعنی المؤمنینَ پڑھا جائے گا۔ آخری غلطی کی وہ تصحیح نہ کرسکے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دوسرے خدام سے دریافت فرمایا کہ بتائیں کیا اَور بھی کوئی غلطی ہے یا نہیں؟ مگر کوئی خادم جواب نہ دے سکا

حضور نے فرمایا کہ اس فقرہ میں یُصَلُّوْنَ نہیں چاہیئے بلکہ صرف یُصَلُّوْا چاہیئے۔ دوسرا سوال حضور نے یہ کیا کہ:-

فَاعِلٌ کے آخر میں جو حرکت آتی ہے وہ کیا ہے؟ جو خدام اِس سوال کا جواب بتا سکتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

(اس پر متعدد خدام نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور کے دریافت کرنے پر ایک خادم نے بتایا کہ "فَاعِلٌ کے آخر میں رفع آتا ہے")۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

آپ لوگوں نے جو کچھ پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ لکھا بھی ہو گا۔ (اسکے بعد حضور نے اساتذہ کرام سے سوال کیا کہ وہ جو کچھ پڑھایا کرتے تھے آیا وہ لکھوایا بھی کرتے تھے یا نہیں؟ اور خدام اپنی جگہوں پر واپس جاکر ان اسباق کو یاد کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ (اس پر حضور کو بتایا گیا کہ سوائے اَن پڑھ خدام کے کہ جو لکھنا نہیں جانتے باقی خدام نے اسباق نوٹ کر لئے ہیں اور واپس جاکر وہ اگر یاد کرنا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں)

اس کے بعد حضور نے فرمایا

رپورٹ میں ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے

کہ افسوس ہے کورس پورا نہیں ہو سکا۔ کیونکہ جو خدام کورس میں شامل ہوئے ان میں سے بعض کی علمی قابلیت اپنے ساتھیوں کی نسبت بہت کم تھی۔ میں نے شروع میں ہی یہ ہدایت کی تھی کہ جو خدام تعلیم یافتہ نہیں ان کو الگ تو نہیں پڑھانا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ اثر بھی نہیں پڑنا چاہیئے کہ کورس خراب ہو جائے کیونکہ اگر یہ غلطی کی جائے تو نافرض شناسی کی ایسی عادت پڑ جائے گی کہ اس کا روکنا مشکل ہو گا۔ ہر طالب علم کے اندر یہ احساس ہونا چاہیئے کہ استاد اپنے فرض کو ادا کر رہا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب استاد اپنے پہلے فرض یعنی کورس کو پورا کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ یہ غلطی سرزد نہیں ہو گی پڑھانے کے لئے بے شک آسان الفاظ استعمال کرو لیکن کورس پورا کر دینا چاہیئے۔ میں نے مولوی سیف الرحمٰن صاحب کو جن کے سپرد عربی کی ابتدائی تعلیم تھی یہ ہدایت کی تھی کہ صرف و نحو کی لمبی باتوں میں نہ پڑو، صرف ایسی موٹی موٹی باتیں بتا دو جن سے خدام کے اندر قرآن و حدیث پڑھنے کے لئے دلیری پیدا ہو جائے اور اس طرح اگر ایک گھنٹہ روزانہ بھی پڑھائی کی جاتی تو اس قدر عربی چھ سات دن میں پڑھائی جا سکتی تھی۔ یعنی عنوان بتاتے جاتے تاکہ کوئی شخص عربی لفظ بول کر انہیں ڈرا نہ سکے۔ بہرحال

آئندہ یہ احتیاط ہونی چاہیئے

کہ کورس پورا ہو جائے۔ اگر کورس پورا نہیں ہو گا تو نہ تو طالب علم اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں گے اور نہ استادوں کے متعلق وہ اچھا امپریشن (Impression) لے کر جائیں گے۔ یہ تو صاف بات ہے کہ اگر ایک ڈاکٹر اپنے شاگرد کو آدھی ڈاکٹری پڑھا دے تو وہ لوگوں کو مارنے والا بنے گا جلانے والا نہیں بنے گا۔ اسی طرح وہ کورس جو مقرر کیا گیا ہے اگر پورا نہ ہو تو لازماً اس کا اچھا اثر نہیں پڑ سکتا۔

بڑی بھاری چیز جو تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم نے احمدیت کے ذریعہ سے اس عہد کو پورا کرنا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے کیا۔ ہمارا فرض تھا کہ ہم یہ عہد آپ کے ذہن نشین کرائیں اور اساتذہ کا فرض تھا کہ ہمارا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کو پڑھائیں۔ اگر نمائندہ خدام اس بات کو سمجھ لیں اور انہیں اس کا یقین ہو جائے اور ساتھ ہی وہ اس کو آگے پھیلانے کی کوشش کریں تا

وہ اس عہد کو تازہ کریں

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی خاطر ہم سے لیا تو ہمیں بہت جلد کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد اپنی ذات کے لئے نہیں لیا تھا بلکہ آپؐ نے یہ عہد خدا تعالیٰ کی خاطر لیا تھا۔ ہم اگر اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس لئے تا اس عہد کو جو آج سے چودہ سو سال قبل لیا گیا تھا دوبارہ زندہ کریں۔ دوسروں کو یاد دلائیں اور اسے لوگوں میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ بات پختہ ہو جائے تو ہم اس فرض کو ادا کریں گے جو ہمارے ذمہ لگایا گیا تھا۔ ایک ماں جو قربانی کر سکتی ہے وہ ہر شخص جانتا ہے۔ آپ میں سے وہ کونسا شخص ہے جو ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوا۔ بے شک بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا ہو گا یا جنہوں نے ماں کی تربیت اپنی ہوش میں حاصل نہیں کی ہو گی لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ نوّے فیصدی لوگ ایسے نکلیں گے جنہوں نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہو گا یا اس کی نگرانی میں دودھ پیا ہو گا یا جنہوں نے بچپن میں تربیت اپنی ماں کی نگرانی میں حاصل کی ہو گی وہ جانتے ہیں کہ مائیں کتنی قربانی کرتی ہیں۔ مائیں قربانی کرنے میں بعض دفعہ اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ وہ بسا اوقات یہ جانتے ہوئے کہ ان کی قربانی بچّہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی قربانی پیش کر دیتی ہیں۔ مثلاً سینکڑوں

ہزاروں ایسی مثالیں ملتی ہیں

کہ ایک عورت جو پانی سے خوف کھاتی تھی جب اس کا بچّہ پانی میں گر گیا تو باوجود یہ جاننے کے کہ وہ تیرنا نہیں جانتی یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ پانی میں کود کر بچّہ کو بچا نہیں سکتی پانی میں چھلانگ لگا دیتی ہے اور وہ خیال نہیں کرتی کہ میں مر جاؤں گی۔ یا کسی ماں کا بچہ چوری ہو گیا ہو اور وہ اتنی دیر کے بعد اُسے دیکھے کہ اُسے پہچاننا مشکل ہو مثلاً وہ بچّہ ڈاکو اُٹھا کر لے گئے ہوں اور اُنہوں نے اُس کو ڈاکہ زنی کی تربیت دی ہو، وہ چوری کے لئے باہر نکلے اور اپنی ماں کے ہاں چوری کرے۔ ماں نے پولیس کو رپورٹ کی ہو اور اُس نے اُسے گرفتار کر لیا ہو اور ماں کو بطور گواہ عدالت میں پیش کیا ہو ایسے موقعہ پر ماں گواہی دے دے گی لیکن اس لئے کہ وہ جانتی نہیں کہ وہ اس کا اپنا بیٹا ہے مجسٹریٹ کے سامنے اقرار کر لینے کے بعد کہ اس نے چوری کی ہے اور اس علم کے بعد اگر وہ انکار کر دے تو وہ سزا کی مستحق ہو گی اگر اُسے یہ پتہ لگ جائے کہ چور اس کا اپنا بیٹا ہے تو وہ فوراً کہہ دے گی کہ چور یہ نہیں تھا میں نے جھوٹ بولا ہے وہ اپنے آپ کو قید میں ڈال دے گی لیکن اس کے خلاف گواہی نہیں دے گی سوائے اس کے کہ وہ مومنہ ہو۔ یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو سچے مذہب میں داخل ہوتے ہیں لیکن پھر دُور جا پڑتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں یہ خیال اور تصوّر تو ہوتا ہے کہ وہ سچے مذہب میں داخل ہیں لیکن وہ صرف ناموں سے محبت کرتے ہیں۔

حقیقت کو پہچاننے کی طاقت

اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اگر کسی وقت انہیں معلوم ہو گا کہ وہ عملی طور پر اُسی مذہب کی مخالفت کر رہے ہیں جس کی سچائی کے وہ زبان سے قائل ہیں تو وہ فوراً اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں گے۔ مثلاً آجکل مسلمان لفظ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے تو محبت کرتے ہیں لیکن آپؐ کی روحانی شکل سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں کسی وقت یہ پتہ لگ جائے کہ وہ شکل جس کو وہ اب تک غیر کی شکل سمجھ رہے تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل ہے تو وہ اپنے خیال کو فوراً بدل دیں گے اور مخالفت ایک ساعت میں بدل جائے گی۔ صحابہؓ کو دیکھو ان میں سے بعض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شدید ترین دشمن تھے لیکن جب انہیں یہ سمجھ آ گیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو آناً فاناً ان کی نفرت محبت سے بدل گئی۔ عکرمہؓ جو ابو جہل کا بیٹا تھا ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا رہا۔

جب مکہ فتح ہوا

تو بُغض کی وجہ سے مکّہ چھوڑ کر بھاگ گیا کیونکہ وہ آپؐ کی حکومت کے ماتحت رہنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اُس کی بیوی دل سے مسلمان تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عکرمہؓ کے متعلق یہ احکام صادر فرمائے تھے کہ اگر وہ پکڑا جائے تو اُسے سزا دی جائے۔ اُس کی بیوی نے جب یہ احکام سُنے تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں دل سے مسلمان ہوں۔ عکرمہؓ کو بعض غلط فہمیاں ہیں جن کی بناء پر وہ آپ کی مخالفت کرتا رہا ہے اور اب اسی مخالفت کی وجہ سے مکّہ چھوڑ کر باہر چلا گیا ہے۔ یا رسول اللہ! وہ اسلام کی اس لئے مخالفت کر رہا ہے کہ وہ سمجھتا ہے یہ دین جھوٹا ہے۔ کیا یہ بہتر ہو گا کہ آپ کا ایک رشتہ دار غیروں میں دھکّے کھاتا پھرے یا یہ بہتر ہو گا کہ وہ آپ کے لئے قربانیاں کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عکرمہؓ کو معاف کرنے کا وعدہ فرمایا۔ عکرمہؓ کی بیوی نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ عکرمہؓ اسلام سے اتنا متنفر ہے کہ اگر آپؐ نے فرمایا کہ اُسے یہاں آکر مسلمان ہونا پڑے گا تو وہ نہیں آئے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اُسے مسلمان ہونے کے لئے نہیں کہیں گے۔

عکرمہؓ حبشہ کی طرف بھاگ رہا تھا

اور قریب تھا کشتی میں سوار ہو جائے کہ اس کی بیوی وہاں پہنچی۔ اُس نے کہا میرے خاوند! تم مکہ کے ورچوال رولر (Virtual Rulers) کے بیٹے تھے اور اب غیروں میں دھکّے کھاؤ گے کیا یہ بہتر نہیں کہ تم غیروں میں دھکّے کھانے کی بجائے اپنے ایک رشتہ دار کی اطاعت کر لو۔ عکرمہؓ نے جواب دیا۔ میں اسلام کا دشمن ہوں اور ساری عمر دشمنی کرتا رہا ہوں اب جب مسلمانوں کو فتح ہو گئی ہے وہ میرے ساتھ وہی سلوک کرینگے جو ہم ان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اُس کی بیوی نے کہا میں یہ بات کراتی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم واپس چلے آؤ تو آپ معاف فرما دیں گے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ جی چاہے تو مسلمان ہو جائے ورنہ اُسے مجبور نہیں کیا جائیگا عکرمہؓ نے تعجب سے کہا کیا یہ بات سچی ہے؟ اُس کی بیوی نے کہا میں تو دو بدو باتیں کی ہیں۔ چنانچہ وہ واپس آگیا اور کہا مجھے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو۔ چنانچہ وہ اُسے آپؐ کے پاس لے گئی۔ عکرمہؓ نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ میری بیوی کہتی ہے کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے کیا یہ ٹھیک ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے ٹھیک کہا ہے۔ عکرمہؓ نے کہا میری بیوی نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ مجھے اپنے مذہب میں داخل ہونے کے لئے مجبور نہیں کریں گے کیا یہ ٹھیک ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے ٹھیک کہا ہے۔ یہ سُنتے ہی

عکرمہؓ کی آنکھیں کھل گئیں

اور اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے حیرت ہوئی۔ عکرمہؓ نے کہا وہ شخص جو میرے جیسے دشمن کو معاف کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اور وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ میں اپنا مذہب تبدیل کر کے اسکے مذہب میں داخل ہو جاؤں وہ عام انسان نہیں ہو سکتا وہ یقیناً خدا کا رسول ہے اس لئے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عکرمہؓ میں نے تمہیں صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو بیان کرو اگر وہ ہماری طاقت میں ہوئی تو ہم اسے پورا کریں گے۔ لیکن وہ شخص دنیاوی وجاہت کے لئے اپنی ساری عمر لڑتا رہا کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں آپ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے تمام گناہ معاف کر دے۔

یہ کتنا بڑا تغیر ہے

جو عکرمہؓ میں پیدا ہوا۔ پس مخالفت گو راستی سے دُور لے جانیوالی ہے لیکن یہ بعض اوقات راستی کی طرف لانے کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ دنیا احمدیت کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ یہ سچی ہے بلکہ وہ اس لئے مخالفت کرتی ہے کہ وہ سمجھتی ہے یہ جھوٹ ہے مال کچھ صاحبِ اغراض بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے احمدیت کو قبول کر لیا تو ہماری جنبہ داریاں اور حکومتیں جاتی رہیں گی۔ لیکن مخالفین کا اکثر حصہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم خدا اور اسکے رسولؐ کے مخالف ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کا ایمان لانا بھی آسان ہے اور ان کا قابلِ رحم ہونا بھی یقینی ہے۔ اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کے مخالف نہیں تو ان کی مخالفت عقیدت سے بدل جائے گی۔ اور ان کی حالت قابلِ رحم اسلئے ہے کہ وہ ہماری اس لئے مخالفت نہیں کرتے کہ ہم ان کے خدا اور اس کے رسولؐ کے خادم ہیں بلکہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ان کے خدا اور رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا وہ خدا اور اس کے رسولؐ کی خاطر ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ اور جو خدا اور اسکے رسولؐ کی خاطر ہماری مخالفت کر رہا ہے وہ ایک حد تک ہمارے لئے قابلِ عزت بھی ہے کیونکہ اس کا جذبہ نیک ہے۔ پس یہاں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے علاقہ میں جاؤ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کرو، تبلیغ کرو اور کوشش کرو کہ مرکز کی آواز کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ ہمارے نوجوان ابھی بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے ہر نوجوان کے اندر یہ آگ ہونی چاہیئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرے اور اگر یہ آگ پیدا نہ ہو تو وہ سلسلہ کے لئے کوئی مفید وجود نہیں۔

پس

اپنے اندر ایک آگ پیدا کرو

اپنے اندر ایک سوزش اور جلن پیدا کرو جس کے نتیجہ میں تم میں سے ہر ایک مالی قربانی اور تبلیغ کے لئے تیار ہو جائے۔ تمہارے یہاں پڑھنے کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب تم باہر جا کر یہی اسباق دوسروں کو سکھاؤ۔ ان کو خود بھی یاد رکھو، ان پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ اور ان سے عمل کروانے کی کوشش کرو اور پھر ایسے نئے آدمی پیدا کرو جو تمہارے ساتھ مل کر احمدیت کی اشاعت میں حصہ لیں۔ پھر کوشش کرو کہ وہ بھی ان پر عمل کریں اور آگے نئے افراد پیدا کریں اور ان سے عمل کروائیں۔ وہ احمدیت میں داخل ہو کر اس کے احکام کے پابند ہوں اور اسے آگے پھیلائیں اور یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے ایک دن ساری دنیا میں پھیل جائے۔ یہی کام ہے جس کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اور یہی وہ کام ہے جس کو

تمہیں ہر وقت مدّنظر رکھنا چاہیئے

اگر تم نے یہ کام کیا تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے اور اگر نہ کیا تو اس کی ناراضگی کا موجب بنو گے اور اگر نہ کیا تو اس کی ناراضگی کا موجب بنو گے۔ کیونکہ جتنے دن تم یہاں رہے تم نے محض ایک تھیٹر دیکھا ایک سینما دیکھا اور تم ایسی باتوں میں شامل رہے جن میں تمہاری روح شامل نہیں تھی۔ تم نے اپنے دن بھی ضائع کئے اور اپنے استادوں کے دن بھی ضائع کئے تمہاری مثال اس گدھے کی سی ہوگی۔ جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں وہ خود ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن دوسرے لوگ اُن سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے تمام نمائندگان سے جنہوں نے تربیتی کورس پاس کیا تھا مندرجہ ذیل عہد لیا:۔

حضور نے فرمایا:۔

"کیا آپ لوگ اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ جو باتیں آپ نے یہاں سیکھی ہیں ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور اپنی اپنی جماعتوں میں ان اسباق اور تعلیموں کو پھیلانے کی کوشش کرینگے اور زیادہ سے زیادہ اخلاص خود بھی دکھائیں گے اور دوسروں میں بھی اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کریں گے؟"

سب نمائندگان نے بیک زبان کہا:۔

"اِنْ شَاءَ اللّٰہ"

یہ عہد حضور نے تین دفعہ لیا اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی اور پھر تمام خدام کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"میں نے سادگی کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی ہے اسلئے کہ تم اعلیٰ قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ محنت اور مشقت برداشت کر سکو اور جب تمہارے پاس مال ہوگا تو تم اعلیٰ قربانی کرنے کے قابل ہو سکو گے۔ دل کی قربانی کرنے سے مال مہیا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب دل کی قربانی ہوگی اور تمہارے پاس مال بھی ہوگا تو اسے تم پیش کر سکو گے"

پس سادہ کھانا کھاؤ۔ سادہ کپڑے پہنو اور کفایت شعاری سے گزارہ کرو۔ (وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

ایک عاجزانہ درخواستِ دعا

(مکرم میجر شمیم احمد صاحب کراچی)

میرا لڑکا عزیز نعیم احمد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ... ارمگین سکالرشپ پر ڈیوڈسن کالج (نارتھ کیرولینا) میں ایم۔ اے اکنامکس کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اگست میں امریکہ جائے گا۔ انتخاب کے لئے مقابلہ سخت تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے:۔

"مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلات کے سامنے"

یہ حضرت اقدس کی قبولیتِ دعا کا ایک کرشمہ ہے کہ ہماری بے مائیگی اور کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے عزیز کو کامیابی عطا فرمائی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

خاکسار ان احباب کا ممنون ہے جنہوں نے عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ احباب جماعت آئندہ بھی دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ اُس کا منتہائے نظر صرف دنیوی ڈگریاں حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اصل مقصد رضاء الٰہی کا حصول اور خدمتِ دین ہو

چندہ تحریک جدید کی دعائیہ فہرست جماعت احمدیہ کراچی

(مرسلہ عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی سیکرٹری تحریک جدید)

(۲)

۴۷ -	مکرم سلطان جہانگیر صاحب ناظم آباد کراچی	۲۲۳ — ۰۰
۴۸ -	؍؍ محمد اسحٰق صاحب بھاگلپوری سوسائٹی	۴۰۰ — ۰۰
۴۹ -	؍؍ چوہدری عبد الماجد صاحب ؍؍	۲۱۰ — ۰۰
۵۰ -	؍؍ خلیل احمد صاحب ؍؍	۴۰ — ۰۰
۵۱ -	؍؍ نسیم احمد صاحب ؍؍	۲۵ — ۰۰
۵۲ -	؍؍ حمید احمد انور صاحب ؍؍	۱۱ — ۰۰
۵۳ -	؍؍ محمد یعقوب صاحب تبسم ؍؍	۵۰ — ۰۰
۵۴ -	؍؍ سید عبد الغنی صاحب فاضل دستگیر کالونی	۱۱ — ۰۰
۵۵ -	؍؍ صغیر احمد صاحب چیمہ ؍؍	۸۰ — ۰۰
۵۶ -	مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ	۳۰ — ۰۰
۵۷ -	مکرم سلیم احمد صاحب محمود	۱۵ — ۰۰
۵۸ -	؍؍ نعیم احمد صاحب ؍؍	۱۰ — ۰۰
۵۹ -	؍؍ بزرگان صغیر احمد صاحب چیمہ	۱۵ — ۰۰
۶۰ -	؍؍ سعید احمد صاحب علوی ڈرگ روڈ	۲۰ — ۰۰
۶۱ -	؍؍ محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ ؍؍	۲۶ — ۰۰
۶۲ -	مکرمہ ناظرہ خاتون صاحبہ	۱۱ — ۰۰
۶۳ -	مکرم سید زمان شاہ صاحب ملیر	۱۱ — ۰۰
۶۴ -	؍؍ حافظ محمد فیضی صاحب ؍؍	۱۰ — ۰۰
۶۵ -	؍؍ ماسٹر ظہور الدین صاحب ماڈل پور	۹۰ — ۰۰
۶۶ -	؍؍ رشید احمد صاحب محمود ؍؍	۴۳ — ۵۰
۶۷ -	؍؍ محمد سلیمان صاحب التمش منوڑہ	۱۵ — ۰۰
۶۸ -	؍؍ مرزا افضل الرحمان صاحب پیر کالونی	۱۱۷ — ۰۰
۶۹ -	؍؍ حبیب اللہ صاحب بٹ معہ اہلیہ سوسائٹی	۷۶۰ — ۰۰
۷۰ -	محترمہ ڈاکٹر سکندر دخت صاحبہ ؍؍	۱۰ — ۰۰
۷۱ -	مکرم سید مقصود احمد شاہ صاحب بخاری پیر کالونی	۲۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس پوسٹ آفس بکس ۱۹۵ بٹوارہ نے مکرم محمد امین صاحب حال مقیم

32 Crone lane Kingston upon Thames

Surrey U.K سے مبلغ 440/9 بسلسلہ علاج (از اکتوبر ۱۹۶۳ء تا جنوری ۱۹۶۶ء) دلانے کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ مکرم محمد امین صاحب سے معمولی طریق سے جواب نہیں لیا جا سکا۔ اس لئے بذریعہ اخبار مکرم محمد امین صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ تیس یوم تک مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب کی درخواست کا جواب بھجوا دیں۔ نیز اس قضیہ کو ختم کرنے کے لئے پاکستان میں سے کسی صاحب کو اپنا باقاعدہ مختار خاص مقرر کریں۔ تا جلد اس قضیہ کا تصفیہ کیا جا سکے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

شکریہ:۔ گذشتہ دنوں خاکسار کی طرف سے بعض ذمہ دار عہدیداران اور احباب کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ حضور اقدس کی اس خواہش کہ ماہنامہ انصار اللہ "ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے" کو پورا کرنے کے لئے ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بعض احباب کی طرف سے خریداروں کے بارہ میں خطوط لکھنے شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خدا کرے کہ اس کارِ خیر میں جملہ احباب کو حصہ لینے کی توفیق نصیب ہو۔

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودھویں تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودھویں تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء تک ربوہ (ایوان محمود) میں جاری رہے گی۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ آپ اس کلاس کے لئے کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں اور نمائندہ کے انتخاب میں اس امر کو ضرور مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔ بہتر ہوگا کہ ایسے خدام منتخب کئے جائیں۔ جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ یہ امر خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ کلاس میں شامل ہونے والا ہر خادم قرآن کریم۔ قلم یا پنسل اور دو کا پیاں ضرور لائے۔ اس کلاس کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

نصاب تربیتی کلاس

(۱) قرآن کریم: پہلا پارہ نصف اوّل مع ترجمہ و مختصر تفسیر
مضامین: جمع قرآن۔ ضرورت قرآن۔ حفاظت قرآن

(۲) حدیث: احادیث الاخلاق۔ نبراس المومنین
مضامین: تدوین حدیث۔ مقام حدیث۔ سنت و حدیث میں فرق

(۳) فقہ: عمومی تعارف اور ضروری فقہی مسائل

(۴) کلام: جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن و حدیث اجرائے نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مشہور اعتراضات کے جوابات

(۵) قواعد عربی: معمولی عربی بول چال (چالیس فقرے) خلاصۃ النحو اور قوانین صرف سے اہم قواعد کا تعارف۔

(۶) عیسائیت: عمومی تعارف۔ رد تثلیث۔ رد کفارہ۔ تحریف بائیبل۔ وفات مسیح اناجیل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل میں پیشگوئیاں۔

(۷) مطالعہ:۔ کشتی نوح۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ دعوۃ الامیر۔ کتابچہ دینی معلومات

(۸) طبی امداد: ابتدائی طبی امور کا تعارف۔ فرسٹ ایڈ وبائی امراض اور ان سے بچاؤ کی ترکیب۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے عزیز بھائی ملک ظفر الحق کا نواسہ رشید خان جس کی والدہ ابھی چند ماہ پہلے پشاور میں فوت ہو گئی تھی۔ لاہور سے پشاور جاتے ہوئے گاڑی سے گر کر سخت زخمی ہو گیا ہے اور اسی دن سے بے ہوش ہے۔ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(خاکسار حکیم مرغوب اللہ جمیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ)

۲۔ زرعی یونیورسٹی کے سالانہ امتحان ۲۹ مئی کو شروع ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ ہم سب طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(انور احمد گھمن۔ سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لائلپور)

۳۔ خاکسار کی والدہ اور دادی جان عرصہ دراز سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صدیق مغل پورہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ بعمر ۸۴ سال مورخہ ۲۰/۴ بروز جمعرات وفات پا گئی ہیں احباب دعائے مغفرت فرماویں۔

عبد الحمید ڈنگوی ولد بابو عطا محمد صاحب (مرحوم)

وصایا

ضروری نوٹس: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۰۵

میں غلام رسول ولد تاج محمد۔ قوم سبھرا پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رکھ چراگاہ بھیرہ ڈاک خانہ بھیرہ ضلع سرگودہا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

سردست میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں گورنمنٹ نے مجھے ایک مربع زمین LONG LEASE پردی تھی جو کہ عرصہ ۲۴ سال سے میرے قبضہ میں ہے جب اس زمین کا انتقال میرے نام ہو جائے گا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کردوں گا۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی جائداد زندگی میں پیدا کرلوں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت میری سالانہ آمد بارہ سو کے قریب ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول دو روپے)

العبد:۔ غلام رسول ولد تاج محمود۔ سکنہ رکھ چراگاہ بھیرہ۔

گواہ شد:۔ ممتاز احمد ولد ملک محمد حسین سکنہ محلہ ڈاک خانہ بھیرہ ضلع سرگودہا

گواہ شد:۔ محمد یوسف امیر جماعت احمدیہ بھیرہ

مسل نمبر ۱۸۷۰۶

میں غلام احمد ولد نیاز محمد قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی ڈاک خانہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۵۰/- روپے)

العبد:۔ غلام احمد ۲۰۷۔ ونگل مال لاہور کینٹ

گواہ شد:۔ عبدالرؤف سیکرٹری مال حلقہ لاہور۔ چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ عبدالسلام بٹ جگوانداس بلڈنگ صدر بازار۔ لاہور چھاؤنی۔

نمبر ۱۸۷۰۷

میں عبدالرشید خادم ولد محمد عبداللہ قوم مغل پیشہ دستکاری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زرگڑی۔ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:۔

(۱) ایک مکان پختہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً دو ہزار روپے ہے۔ اس میں دو بھائی حصہ دار ہیں۔ میرے حصہ کی قیمت ۱۰۰۰/- روپے ہے۔

(۲) ایک انجن مع چکی مشین وغیرہ جس کی قیمت اندازاً ۴۵۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ اس میں بھی ہم دو بھائی شریک ہیں۔ میرے حصہ کی قیمت ۲۲۵۰/- روپے بنتی ہے

(۳) بلڈنگ کا سامان جس کی اندازاً قیمت سوا تین ہزار روپے ہے۔ اس میں بھی ہم دو بھائی شریک ہیں۔ میرے حصہ کی قیمت اندازاً ۱۶۲۵/- روپے ہے۔ میری مذکورہ جائداد زرگڑی ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ میری جائداد کی کل قیمت ۴۸۷۵/- روپے ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد کی آمد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اندازاً ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت آج کی تاریخ سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول دو روپے)

العبد:۔ عبدالرشید خادم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا مال زرگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد مبارک احمد سیکرٹری تحریک جدید۔

امانت تحریک جدید!

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقوم بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

فون نمبر ۳۶۲۳ دی مال لاہور

بیگم لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محسن خان صاحب فرماتی ہیں:۔

شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ۔

نورانی کاجل!

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں آنکھوں کو ہلکا اور صاف ستھرا رکھتا ہے نورانی کاجل بچوں کے لئے بھی مفید پایا۔ ایک بڑی شیشی اور بھجوا دیں،

نورانی کاجل ربوہ میں
افضل برادرز گولبازار
اور
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب ظفر دواخانہ شارع لیاقت
کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے
مہتمم شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

سرمہ ممیرا خاص امراض چشم کا بے نظیر علاج فی تولہ تین روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ بارہ آنے، تین ماشہ چورانوے پیسے ۹۴/- دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگیاں وقف کرنیوالے احباب کیلئے نصاب کا اعلان

قرآن مجید، علمِ کلام اور عربی اسباق پر مشتمل پہلے سال کا کورس!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ کورس شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کورس پہلے سال کا ہے اور یکم مئی ۶۷ء سے شروع ہو رہا ہے۔ کُل کورس تین سال کا ہے۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح وارشاد (تربیت))

۱۔ **قرآن مجید** (الف) ہر واقف پہلے سال میں کم از کم تین دفعہ تفسیر صغیر کا دور کرے گا۔ روزانہ ½ پارہ مع ترجمہ زیر مطالعہ لائے گا۔

(ب) اس دوران میں جو مشکل آیت مقامی طور پر حل نہ ہو سکے اس کے متعلق واقفین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھیں گے۔

(ج) سال اوّل میں دفتر کی طرف سے وفات مسیحؑ کے متعلق دو آیات قرآنیہ یعنی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي نیز آیت وما محمد الا رسول کے متعلق مفصل تشریح ہر واقف کو تحریری طور پر بھجوائی جائے گی۔

علاوہ ازیں اجرائے نبوت کے متعلق دو آیات یعنی آیت خاتم النبیین اور آیت ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے متعلق مفصل تفسیری مطبوعہ نوٹ واقفین زندگی کو بھجوایا جائے گا۔

۲۔ **علمِ کلام** (الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات پڑھنا ہر واقف کے لئے لازمی ہے۔ پہلے سال کے نصاب میں مندرجہ ذیل چار کتابیں مقرر کی جاتی ہیں:۔

۱۔ فتح اسلام (۲) توضیح مرام (۳) ازالہ اوہام (۴) سرمہ چشم آریہ۔

ہر واقف ان کتابوں کا ایسے طور پر مطالعہ کرے گا کہ ان کے ضروری حوالے ایک الگ کاپی میں محفوظ کرے گا۔ ان حوالہ جات کی کاپی یا نوٹ بک کا ہر چھ ماہ کے بعد معائنہ کیا جائے گا تا اندازہ لگ سکے کہ مطالعہ کی رفتار اور حوالہ جات کا انتخاب ٹھیک ہے۔

۳۔ **عربی اسباق**:۔ سال میں عربی زبان کے بارہ ۱۲ ابتدائی اسباق سائیکلوسٹائل کر کے بھیجے جائیں گے۔

(نوٹ) اس نصاب کا ایک سال کے بعد آخر اپریل ۶۸ء میں جملہ واقفین سے تحریری امتحان لیا جائے گا۔ کامیاب ہونے والے واقفین کے لئے نئے سال کا نصاب شروع کر دیا جائے گا۔ جس کا اعلان بعد میں ہو گا۔ موجودہ یک سالہ نصاب یکم مئی ۶۷ء سے شروع ہو گا۔

مجالس انصار اللہ ضلع سرگودہا کے لئے اطلاع

مجالس انصار اللہ ضلع سرگودہا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر انصار اللہ ضلع سرگودہا کی مجالس کے دورہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ تمام وہ احباب جنہوں نے کتے پال رکھے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ہر سال دفتر کمیٹی سے لائسنس اور ٹوکن حاصل کریں جس کی سالانہ فیس صرف ایک روپیہ ہے نیز کتوں کو گھروں میں باندھ کر رکھیں یا کم از کم مکان کی چار دیواری میں بند رکھیں۔

آئندہ جو کتا بھی باہر پھرتا ہوا پایا گیا۔ آوارہ سمجھ کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مکرم سیّد عبدالباسط صاحب کی وفات پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قراردادِ تعزیت

ہم اراکین مجلس عاملہ و کارکنان دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس ہنگامی اجلاس کے ذریعہ اپنے دیرینہ۔ نہایت مخلص اور انتھک کارکن مکرم سید عبدالباسط صاحب کی وفات پر گہرے غم والم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم کو اتنے طویل عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت کرنے کا موقع ملا کہ ان کا وجود خدام الاحمدیہ میں ہی مدغم ہو کر رہ گیا تھا۔

مجلس کے قیام کے وقت سے ہی وہ مجلس سے وابستہ ہو گئے اور وفات تک دل و جان سے وابستہ رہے اس طرح انہیں مجلس کے مرکزی دفتر میں مختلف حیثیتوں میں کام کرنے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

خدام الاحمدیہ سے طویل وابستگی اور لمبے تجربہ کی بنا پر مجلس کے قواعد و ضوابط پر عبور کے ساتھ ساتھ ان کو اس اہم تنظیم کی تاریخ سے گہری واقفیت تھی۔

اس طویل وابستگی کے پیش نظر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تمام ریکارڈ ان کی نظر سے گزرا تھا اور وہ گویا مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک مجسم دائرۃ المعارف تھے۔

خدام الاحمدیہ کی تدریجی ترقی اور تبدیلیوں کے تمام نقوش واضح طور ان کے ذہن پر نقش تھے جس کی وجہ سے تمام اہم مواقع پر ان کا مشورہ نہایت مفید اور صائب ہوتا تھا۔ ان کی وفات سے اس پہلو سے بھی خدام الاحمدیہ میں ایک بھاری خلاء واقع ہوا ہے۔ کچھ عرصہ قبل مجلس کے ریکارڈ کے قیمتی اجزاء کو محفوظ کرنے کا کام ان کے سپرد کیا گیا۔ وہ اپنی وفات تک بڑی محنت اور شوق سے اس ریکارڈ کی چھان بین کرتے رہے اور اس طرح بہت سے قیمتی ریکارڈ کو محفوظ کر دیا۔ اس دوران انہوں نے اس ریکارڈ پر جا بجا مفید نوٹ بھی لکھے ہیں۔ جن سے اس کی افادیت میں بہت اضافہ ہوا ہے اور مرحوم کے یہ نوٹ خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کرنے والے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گے محترم سید عبدالباسط صاحب کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ نے سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مجلس سے تعلق رکھنے والے دفتری ارشادات بھی یکجا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مرکزی مہتممین کو ہمیشہ اپنے قیمتی مشوروں سے مدد فرماتے۔ مرحوم کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان رسائل خالد اور تشحیذ کی خدمت کا موقع بھی ملا۔ اور ہر دو رسائل کے ناشر بلکہ ایک لمبا عرصہ تک مینیجر بھی رہے۔

سید صاحب کی وفات مجلس کا ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ خدا تعالےٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور ان کے اعزہ اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔

ہم جملہ اراکین مجلس عاملہ مرکزیہ اس موقعہ پر مرحوم کے اعزہ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ برادران اور بچوں سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

(محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعمیر ”ایوان محمود“ آخری مراحل میں

مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر کا مرکزی ہال ”ایوان محمود“ جو ایک وسیع، زیبا اور وسیع عمارت ہے اپنی تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہا ہے لیکن ابھی بہت سا کام ہونا باقی ہے جب تک تمام لوازمات پورے نہ ہوں اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ بقیہ خرچ کا کم از کم اندازہ ڈیڑھ ½۱ لاکھ روپیہ ہے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ (۱) اپنی دعاؤں میں اس ایوان کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ان جملہ نیک مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی خاطر یہ ایوان تعمیر کیا گیا۔ (۲) تعمیر کے بقیہ مراحل خوش اسلوب سے طے ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مالی مشکلات دور فرمائے (۳) اللہ تعالےٰ صاحب استطاعت لوگوں کے دلوں کو خود اس سلسلہ میں مالی قربانی کے لئے کشادہ فرمائے اور وہ اس نیک کام میں شریک ہو کر ہمیشہ ان نیکیوں کے اجر سے حصہ پائیں جو اس ہال کی تعمیر سے وابستہ ہیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)